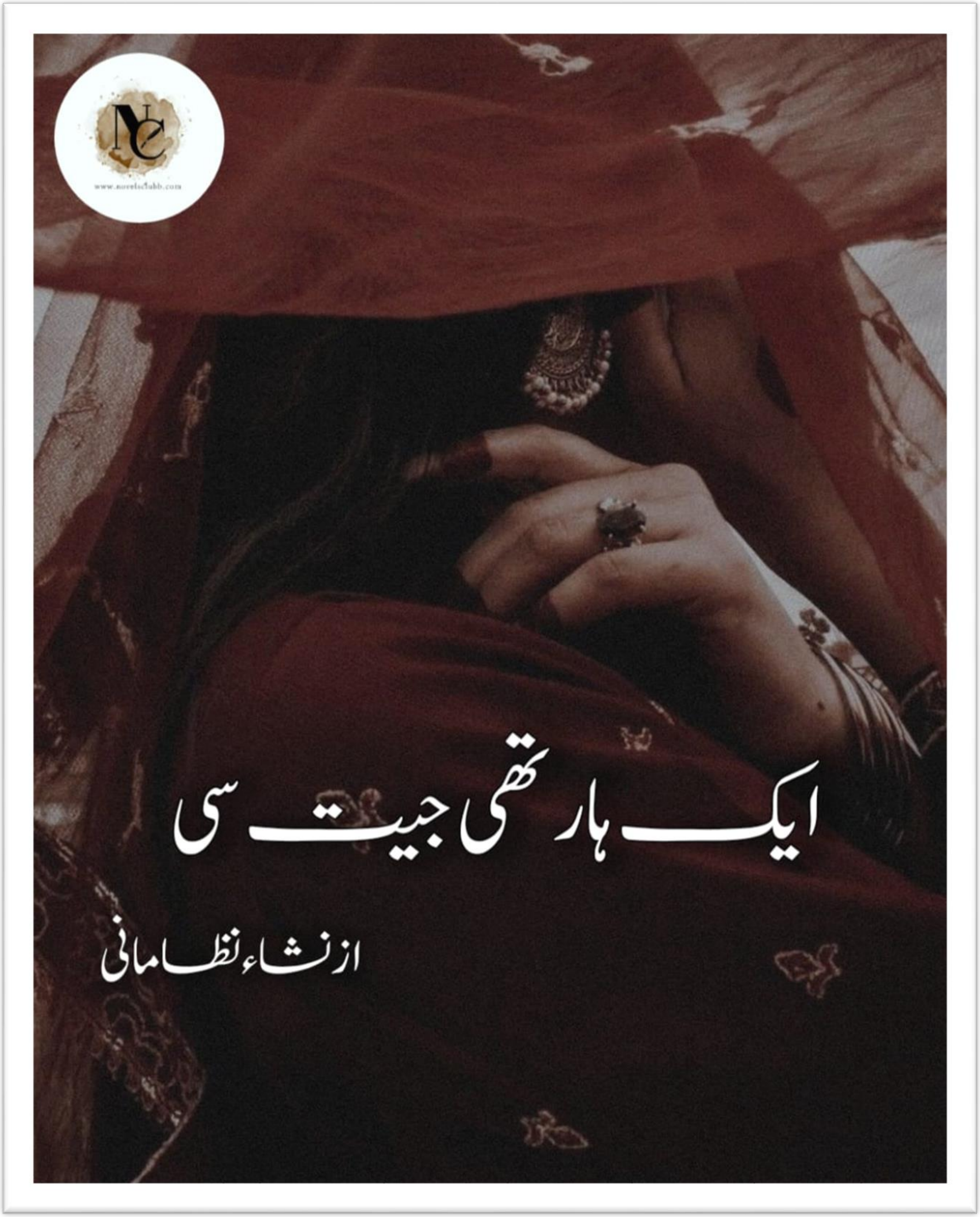
ایک ہار تھی جیت سی
از نشاء نظامانی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اک ہار تھی جیت سی

از قلم نشاء نظامانی

قسط 2

www.novelsclubb.com

ناول:اک ہار تھی جیت سی

از قلم:نِشاء نظامانی

قسط_2

میں ایک غزل جو مکمل نہیں ہوئی تجھ سے،،

تو ایک نظم جسے عمر بھر لکھا میں نے،،

میں وہ خوشی جو تجھے راس ہی نہیں آئی،،

تو ایسا درد جسے عمر بھر سہا میں نے،،،

اس نے یونیورسٹی میں صرف دو کلاسز ہی اٹینڈ کی تھی اب وہ وہاں سے نکل آئی تھی ازینہ سے چھپ کر نکلی تھی اگر وہ دیکھ لیتی یو یقیناً اس کو روک لیتی،،،اس نے ڈرائیور کو کال کر کے نہیں بلایا تھا وہ نہیں چاہتی تھی گھر میں کسی کو پتا چلے وہ یونیورسٹی سے جلدی نکل آئی ہے،،،

اس نے ٹیکسی منگوائی تھی اس وقت وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پے بیٹھی غیر حاضر دماغ کے ساتھ اسلام آباد کی بھاگتی ہوئی سڑکیں دائیں جانب بنی بلڈنگیں دیکھ رہی تھی،،،،

پھر اس نے اپنی آنکھیں موندلی تھی اس کا دماغ اس وقت کچھ بھی سوچنے سے عاری تھا،،
اس کے کچھ منٹ بعد ہی گاڑی رک گئی تھی کیونکہ اس کی منزل آگئی تھی،،،
گاڑی رکتے ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تھی،،

اب اس نے اپنے بیگ کی زپ کھولی اور ٹیکسی والے آدمی کو کرایہ ادا کیا اب وہ گاڑی سے باہر نکل چکی تھی،،،گاڑی سے باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا تھا،،،،

www.novelsclubb.com

اب وہ چلتی جارہی تھی چلتے چلتے وہ ایک جگہ پے آ کے رک گئی تھی،،،وہ اب راول جھیل کے کنارے آکھڑی ہوئی تھی،،اس کی یونیورسٹی سے راول جھیل تک پہنچنے میں بمشکل چودہ،پندرہ منٹ لگتے ہوں گے،،،

اس کی آنکھیں بھر آئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کوئی اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ لے،،

جلدی سے اپنے بیگ سے سن گلاسز نکالے تھے اور آنکھوں پر چڑھا لیئے تھے،،،

کسی نے دھوکہ دیا ہے؟؟ "

www.novelsclubb.com

وہ اس آواز پے چونک کے اپنی دائیں جانب پلٹی تھی جہاں ایک آدمی کھڑا تھا اس نے بھی آنکھوں پے سن گلاسز چڑھائے ہوئے تھے،،،

جب صفوہ اس کی طرف پلٹی تھی تو اس آدمی نے اپنی آنکھوں سے سن گلاسز ہٹائے تھے،،، اس کی آنکھیں گہری نیلی تھی اگر کوئی مسلسل ان آنکھوں میں دیکھتا رہتا تو یقیناً ڈوب جاتا ،،،

___ وہ پاکستانی نہیں لگتا تھا لیکن اردو بول رہا تھا،، کیا معلوم پاکستانی ہی ہو

نہیں "صفوہ جواب دے کر دوبارہ جھیل کو دیکھنے لگی تھی،،،، "

www.novelsclubb.com

اگر آپ نہیں بتانا چاہتی تو آپ کی مرضی "اس آدمی نے کندھے اچکا کر شاید دوبارہ سے " آنکھوں پر سن گلاسز لگائے تھے (صفوہ کا دھیان اس آدمی کی طرف نہیں تھا)

وہ آدمی اب وہاں سے چل دیا تھا،،،

ابھی اس کو گئے ہوئے کوئی پانچ سیکنڈ ہی ہوئے ہوں گے صفوہ کی نظر نیچے گری زنجیر پر گئی تھی جو اس آدمی کی ہی تھی کیونکہ جہاں وہ آدمی کھڑا تھا وہیں گری پڑی تھی،،اور اس آدمی کے جوتوں کے نشان بنے ہوئے تھے کیچڑ سے،،،

جتنا وہ تیار لگتا تھا اس کو دیکھ کر یہ تو ہر گز نہیں لگا صفوہ کو کہ وہ آدمی کسی کیچڑ والی جگہ سے ہو کر آیا ہے،،،

www.novelsclubb.com

خیر مجھے کیا،،،

پھر صفوہ نے غور سے اس زنجیر کو دیکھا اور ایک لمحے کی دیر کیئے بغیر اب وہ اس زنجیر کی طرف لپکی تھی،،،

نیچے بیٹھ کر اس نے وہ زنجیر ہاتھ میں لی تھی (ایسی زنجیریں شاہ میر اپنے ہاتھ میں پہنا کرتا تھا)

پہلے اس نے سوچا وہ اس کو اپنے پاس رکھ کے لیکن پھر خیال آیا نہیں کسی غیر انسان کی چیز ہے وہ کیوں اپنے پاس رکھے اب اس نے کیچڑ سے بنے جوتوں کے نشانات کو دیکھا تھا جو پیچھے کی طرف جا رہے تھے،،،،

www.novelsclubb.com

صفوہ وہ زنجیر اس آدمی کو واپس کرنے کی نیت سے ان قدموں کے نشانات کا پیچھا کرنے لگی تھی اور ایک جگہ پر آ کے وہ نشانات غائب ہو جاتے تھے،،،

شاید اس کے جوتوں میں لگی کیچڑ اب نہیں رہی ہو گی،،،، صفوہ واپس اسی جگہ آئی تھی جہاں وہ آدمی کھڑا اسے بات کر رہا تھا اس نے وہ زنجیر وہیں پھینکنی چاہی لیکن کچھ سوچ کہ وہ رک گئی اور اس زنجیر کو اپنے بیگ میں رکھ لیا____(کبھی اتفاق سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو وہ اس کو یہ ضرور لوٹائے گی دنیا ویسے بھی گول ہے)

www.novelsclubb.com

****

رایددددددددددد؟؟؟ بادام کہیں دور سے چیخا تھا،،

رایدنے اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کیا تھا،، بادام نے اشارہ سمجھ کر اپنے منہ پر ماسک پہن لیا تھا،،،

رایدجب بھی کسی اہم مہم پر ہوتا اپنا اصل چہرہ میک اپ سے چھپا لیا کرتا تھا اس لیئے اسے اپنا چہرہ ڈھانپنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی،،،،

www.novelsclubb.com

بادام میک اپ تو کیا آنکھوں میں لینز تک نہیں ڈالتا تھا اس لیئے چہرہ ڈھانپنا پڑتا تھا،،،

رایداب چلتے چلتے سڑک تک آگیا تھا جہاں سے گاڑیوں کا گزر ہو رہا تھا،،،، راید سڑک کی دائیں جانب چل رہا تھا بادام اسی کے ساتھ لیکن سڑک کی بائیں جانب چل رہا تھا،،،،

راید نے اب اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا جہاں سے اس کا زنجیر والا بریسلٹ غائب تھا جو اس نے جان کر وہاں گرایا تھا وہ جانتا تھا صفوہ اس کو ضرور اپنے ساتھ لے جائے گی،،،،

www.novelsclubb.com

بادام کی آواز اس کے کان میں لگے بلیوٹوتھ میں گونجی تھی لیکن وہ خیالوں میں کہیں اور ہی پہنچا ہوا تھا،،،،

باس ؟؟؟ اب بادام چیخ کے بولا تھا،،

رایدنے اب اس کی طرف توجہ دی تھی "یس ؟؟؟

سامنے دیکھو" بادام کے کہنے پے اس نے سامنے دیکھا تھا جہاں وہی آدمی ایک "
ریستوران سے نکل رہا تھا جس کی وہ تلاش میں تھے،،،،

www.novelsclubb.com

اب کیا کرنا ہے ؟؟؟ بادام نے پوچھا تھا،،،، "

تم تیمور اور دانیال کے پاس جاؤ اب میرا کام ہے"۔رایدنے حکم دیا تھا،، "

مگر---- بادام کی بات رایدنے بیچ میں سے کاٹ دی تھی،،، "

کہانہ تیمور کے پاس جاؤ؟؟؟اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈو؟؟؟؟رایدنے دوبارہ حکم دیا

،،،،

www.novelsclubb.com

وہ ہر چیز دو بار ہی کیا کرتا تھا،،وہ دو ہی موقع دیا کرتا تھا اس کا تیسرا آپشن گولی ہوتا تھا،،،

اس نے اب اپنی بائیں جانب دیکھا تھا بادام وہاں سے غائب ہو چکا تھا،،،،

وہ اس آدمی کا پیچھا کرنے لگا تھا،،،،دور ہی رہا تھا وہ اس آدمی سے اگر قریب جاتا تو اس آدمی کو پتا چل جاتا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے،،،،۔

وہ آدمی اب ایک گلی کی طرف مڑ گیا تھا،،،،راید نے دانیال کو کنیکٹ کیا تھا،،،،

www.novelsclubb.com

دانیال میک اپ فیس شو کرنے والے آلات ہیں تمہارے پاس؟؟؟ "

یس سر "دوسری طرف سے دانیال کی آواز گونجی تھی،،،، "

بھیج رہاہوں پانچ منٹ کے اندر پہنچو،،،، یہ کہہ کر اس نے کال (location) مقام ڈسکنیکٹ کی تھی وہ جانتا تھا دانیال یہیں قریب ہی ہے پہنچ جائے گا!!!!

وہ اب اس گلی میں مڑ گیا تھا اور ایک دم اس کو احساس ہوا تھا کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے،،، اس نے اپنا پستول تیار کیا تھا اور خود چلتا جارہا تھا ایک دم سے وہ پیچھے کی جانب پلٹا تھا!!!

www.novelsclubb.com

یہ وہی آدمی تھا جس کے پیچھے رائد جارہا تھا،،،،

اسے پہلے وہ آدمی رائد پر گولی چلاتا رائد نے اپنا پستول اوپر کیا تھا،،ایک،،،،دو،،،،،
تین،،،،اور پستول اس آدمی کے کندھے کی جانب کر کے ٹریگر دبا دیا تھا،،،

وہ آدمی شاطر تھا اس لیئے اس نے اپنے جسم کو جھٹکا دے کر سینہ گولی کے سامنے کیا تھا اور گولی اس آدمی کا سینہ چیر گئی تھی،،،،

اوہ شٹٹٹٹٹ،،،"رائد نے دور سے یہ سب دیکھا تھا،،

www.novelsclubb.com

وہ آدمی یقیناً مر چکا تھا،،اس نے خودکشی کی تھی یا پھر شاید یہ رائد شاہ کی زندگی کا چوبیسواں قتل تھا،،،

****

وہ گھر آ گئی تھی گھر آتے ہی امی کو سلام کیا جو لاؤنج پر رکھے تخت پر براجمان تھی،،،

امی نے سلام کا جواب دیا،،اب صفوہ کی نظر ایک وجود پر گئی وہ کوئی آنٹی تھی جو صوفے پر بیٹھی تھی،،،وہ اب چلتے ہوئے ان کے سامنے آئی،،،،

www.novelsclubb.com

یہ تو سائرہ پھوپھو تھی،،،ان کو دیکھ کر صفوہ کے چہرے پے حیرانگی کے تاثرات واضح تھے،،،اس کا حیران ہونا بنتا بھی تھا کیونکہ شاہ میر کی موت کے بعد پھوپھو یہاں نہیں آتی تھی،،،،اور وہ بلکل فناہ ہو گئیں تھی اپنے جوان بیٹے کی موت کے دکھ میں،،،،صفوہ کو لگتا تھا شاید ان کا دکھ صرف سائرہ پھوپھو ہی سمجھ سکتی ہیں صفوہ نے شوہر کھویا تھا تو انہوں نے اپنا جوان بیٹا کھویا تھا لیکن آج وہ بھی سنبھلی ہوئی لگ رہی تھی بس وہی رہ گئی تھی جو کبھی سنبھل نہیں پائی تھی،،،،

صفوہ بیٹا پھوپھو سے نہیں ملنا کیا؟ "

www.novelsclubb.com

ماں کی بات سن کر وہ پھوپھو کے سامنے جھکی،،پھوپھو نے اس کے سر پے ہاتھ رکھا"خوش رہو بیٹا"

اب وہ پھو پھو کو کیسے کہتی کہ اس کی خوشیاں تو ان کے بیٹے کے ساتھ ہی ختم ہو گئیں،،

میں کپڑے تبدیل کرلوں ؟؟؟ صفوہ نے ان دونوں سے پوچھا،،،، "

ماں عمر میں سائرہ پھو پھو سے بڑی تھی لیکن پھو پھو اس وقت ماں سے کوئی دس پندرہ سال بڑی لگ رہی تھی پہلے شوہر کی موت اور پھر بیٹے کی موت نے انہیں اندر ہی اندر جلا ڈالا تھا ،،،،

" جاؤ بیٹا آرام کرو تھک گئی ہو گی تم"۔ پھو پھو کا جواب سن کے صفوہ مسکرائی پھر اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔اس نے دروازہ کھولنے کے لیئے ہاتھ ہینڈل پر رکھا تھا اور وہیں اس کا ہاتھ ساکت ہو گیا،،،

www.novelsclubb.com

جب اس کے کانوں میں ماں کی آواز گونجی "صفوہ کے دو تین اچھے گھرانوں سے رشتے آئے ہوئے ہیں لیکن ایوب صاحب چاہتے ہیں پہلے بہار کی شادی کر لیں پھر صفوہ کے بارے میں سوچتے ہیں "

یہ بات سن کے پھوپھو کو بھی چپ لگ گئی تھی صفوہ جانتی تھی پھوپھو کو یہ بات بہت بری لگی تھی لیکن اسے ایک بات سمجھ نہیں آئی شاہ میر کی موت کے کچھ عرصہ بعد پھوپھو نے ہی بابا کو بولا تھا" اگر صفوہ کے لیئے کوئی اچھا رشتہ آجائے تو بے شک ہاں کر لیجیے گا!!! خیر شاید دل پر پتھر رکھ کے وہ بات بولی ہو گی انہوں نے آخر وہ ان کی بہو تھی ان کو برا لگنا بنتا تھا،،،،

www.novelsclubb.com

پیچھے سے خیام بھائی کی آواز آرہی تھی جو پھوپھو کو کہیں چھوڑنے کا کہہ رہے تھے،،،

اس نے جیسے ہی اپنے کمرے کا دروازہ کھولا وہاں نازلین بیٹھی تھی اس کی کزن علیم چچا کی بیٹی وہ صرف اس کی کزن ہی نہیں بہترین دوست بھی تھی،،، شاہ کی موت کے بعد صفوہ نے ہنسنا تک چھوڑ دیا تھا لیکن نازلین اس کو ایسی ایسی باتیں سناتی تھی کہ وہ ہنس پڑتی تھی اس کا موڈ بھی بہتر ہو جاتا تھا،،،

" اوئے تم کہاں سے آرہی ہو؟؟؟۔نازلین اس کو متجسس نظروں سے گھورتی ہوئی اس کے بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی،،،،

www.novelsclubb.com

صفوہ نے اپنا بیگ صوفے پر پھینکا اب اپنے بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے ہوئے اس نے نازلین کو جواب دیا

" ظاہر ہے یونیورسٹی سے "

جھوٹی "نازلین کمر پر ہاتھ رکھ کے لڑاکا عورتوں کی طرح اس کے سامنے کھڑی تھی اب "
،،،اس کے ڈارک بلیک بال اس کے کاندھوں تک آرہے تھے جو اونچی پونی ٹیل میں
بندھے تھے،،،،،

کیا مطلب جھوٹی؟؟صفوہ نے اب اپنا دوپٹہ بیڈ پر پھینکا تھا،،،نازلین اور وہ دونوں ایسی "
ہی تھی چیزیں اپنی جگہ پر نہیں رکھتی تھی جہاں دل کیا وہیں پھینک دی گھر والوں کے
طعنوں کے بعد بھی کبھی نہیں سدھری تھی وہ،،،،

" میں تمہاری یونیورسٹی گئی تھی بہن تم وہاں کہیں بھی نہیں تھی "

تم؟؟؟؟؟تم کیا کرنے گئی تھی اور کس کے ساتھ گئی تھی؟؟؟صفوہ اس پر چیخ پڑی "

نازلین نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ دیئے،،، "چیخو نہیں مجھے بہار نے کہا تھا میں تمہیں پک کر لوں خیر کہاں تھی تم؟

نازلین بہار سے ایک سال چھوٹی اور صفوہ سے دو سال بڑی تھی،،،،

میں راول لیک کی طرف گئی تھی "صفوہ اب واشروم کی جانب بڑھنے لگی اسے پہلے " نازلین کا لیکچر شروع ہوتا،،،،

www.novelsclubb.com

لیکن نازلین اس کے راستے میں آ گئی،،، تم؟ اس نے اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی سے صفوہ کی جانب اشارہ کیا (نازلین ہر چیز میں اپنا بایاں ہاتھ استعمال کیا کرتی تھی)

تم شاہ میر کی یاد میں وہاں کونسے دیئے جلانے گئی تھی اب؟؟؟ "

صفوہ اس کی بات پر بھڑک اٹھی "میں نے ہزار بار تمہیں سمجھایا ہے شاہ کو لے کر کوئی مزاک مت کیا کرو پلیز؟؟؟

نازلین نے صفوہ کا موڈ خراب دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے "اچھا ٹھیک ہے معزرت!!!! لیکن تم اچھا نہیں کر رہی اپنے ساتھ بھی اور ہم سب کے ساتھ بھی شاہ میر جا چکا ہے اب پلیز تم بھی----

www.novelsclubb.com

میں شاہ کو نہیں بھول سکتی "صفوہ نے واشروم میں گھس کے دروازہ زور سے بند کیا تھا"

''''

عجیب لڑکی ہے "نازلین یہ کہہ کر اس کے کمرے سے باہر نکل گئی تھی،،،، "

****

www.novelsclubb.com

تم نے سمجھایا اسے ؟؟؟ نغمہ تائی اب نازلین سے پوچھ رہی تھی،، "

نازلین کی شکل سے ہی پتا چل رہا تھا صفوہ نہیں سمجھی،،،،

اسے پہلے نازلین جواب دیتی بہار آگئی وہاں،، "کیا سمجھنے سمجھانے کی بات ہو رہی ہے ؟؟؟

بہار نے ماں سے پوچھا،،

نازلین کو بھیجا تھا صفوہ کو سمجھائے کب تک وہ شاہ میر کی یادوں میں خود کو برباد کرے گی ؟؟؟ ماں بہت دکھی لگتی تھی،،،

www.novelsclubb.com

اچھا کیا بنا پھر ؟ بہار نے نازلین کی طرف دیکھا،، "

" وہ کبھی نہیں سمجھے گی!!! سمجھنا تو دور کی بات وہ تو شاہ میر کے بارے میں زرا سا کچھ برداشت نہیں کرتی"۔

نازلین بھی پریشان لگتی تھی صفوہ کے لیئے،،،،

" امی تو آپ لوگ کا کیا مسئلہ ہے؟؟؟ شاہ میر کی موت ہوئی ہے!! شاہ میر وہ انسان تھا جس کے وہ نکاح میں تھی اسے بے پناہ محبت کرتی تھی وہ کیسے سوچے گی کسی اور کے بارے میں؟؟؟ اس کو وقت دیں پلیز ویسے بھی پڑھتی لکھی ہے رشتوں کی کمی نہیں ہے اسے تو پھر آپ کیوں بھینس کے آگے بین بجا رہے ہیں ابھی "

www.novelsclubb.com

" لیکن بیٹا وہ کوشش تو کرے اس سب سے نکلنے کی وہ تو اور الجھتی جا رہی ہے،،، تم خود سوچو پہلے کیسی تھی وہ اور اب کیا ہو گئی ہے؟؟؟

"اگر آپ چاہتی ہیں وہ شاہ میر کو بھلا کر کسی اور سے شادی کر لے یا پھر کسی اور سے محبت کرے تو یہ ابھی تو ہر گز نہیں ہو سکتا اس لیئے آپ وقت دیں اسے"

بہار کے موبائل کی اسکرین جلی!! کسی کی کال آ رہی تھی اس لیئے وہ اپنا موبائل فون لیئے باہر نکل گئی!!! ماں کو سمجھانا ویسے بھی بہت مشکل ہے،،، وہ نہیں سمجھیں گی،،،

نازلین بھی اس کے پیچھے خاموشی سے باہر نکل گئی،،،

www.novelsclubb.com

******

وہ چاروں اس وقت بادام کے فلیٹ پر موجود تھے جو چھوٹا سا فلیٹ تھا دو کمروں، ایک کچن اور لاؤنج پر مشتمل،،،،وہ چاروں اس وقت لاؤنج میں تھے،،،ایک صوفے پر تیمور اور دانیال بیٹھے تھے(دوسرا صوفہ جو بلکل اس صوفے کے سامنے تھا جس پے دانیال اور تیمور بیٹھے تھے)اس صوفے پر بادام بیٹھا تھا ان تینوں کی نظریں وہاں دائیں بائیں ٹہلتے راید پر جمی تھی،،،،

www.novelsclubb.com

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟؟ نہیں مطلب مجھے یقین نہیں آرہا اتنی بڑی غلطی راید شاہ جیسا "
انسان کر کیسے سکتا ہے؟؟

اتنی دیر سے جو خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ بلآخر بادام نے توڑی تھی،،،،

رائد نے رک کے اس کو دیکھا تھا لیکن کوئی جواب نہیں دیا اور پھر سے وہ اپنا کام یعنی دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ٹھہلنا وہی چیز دہرانے لگا،،،

غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے حضرت آدم علیہ سلام سے بھی ہوئی تھی انہوں نے بھی " غلطی سے سیکھا تھا!!! اور رہی بات رائد کی تو یہ اس کی پہلی غلطی ہے" دانیال نے رائد کا دفاع کیا،،،

ہمم صحیح کہہ رہا ہے دانیال" تیمور نے بھی دانیال کی ہاں میں ہاں ملائی،،، "

!!! بادام صحیح کہہ رہا ہے "

www.novelsclubb.com

جہاں رایدکی بات پے وہ دونوں چونکے تھی وہیں بادام کی گردن فخر سے بلند ہو گئی تھی جیسے کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو،،،،

رایداب بادام کے برابر میں بیٹھ چکا تھا!!!اوراپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائی پھران تینوں کی طرف متوجہ ہوا،،وہ تینوں اب رایدکی گہری نیلی آنکھوں کی طرف دیکھ رہے تھے،،،،

"اگر یہ غلطی تم تینوں میں سے کوئی کرتا تو میں معاف کردیتا کیونکہ تم تینوں نے ہمیشہ اندرونی کام کیئے ہیں اور اتنا تجربہ بھی نہیں ہے لیکن مجھ جیسے (اس نے اپنے سینے پے زور سے انگلی ماری تھی) مجھ جیسے انسان کو یہ سب کرنا زیب نہیں دیتا اور میں خود کو معاف نہیں کروں گا،،،،

مگر سر---- تیمور کچھ بولنے لگا تھا رایدنے اس کی بات کاٹی،،، جانتے ہو 14 ستمبر "
2011 کو ایف آر بنوں میں ایجنسی کے اہلکاروں کو لے جانے والی گاڑی پر حملے میں تین انٹیلی جنس اہلکار ہلاک کیوں ہوئے تھے؟؟؟

کیوں؟؟ وہ تینوں یک زبان بولے "

کیونکہ سارا مسئلہ فوکس کا تھا انہوں نے اپنا فوکس کھویا تھا جس وجہ سے وہ چھپے دشمن پر "
دھیان نہیں دے سکے تھے اور یہی غلطی آج میں نے کی--- میں نے بھی اپنا فوکس کھویا اور دشمن نے اسی چیز کی فائدہ اٹھایا،،، وہ لوگ مارے گئے تھے،، اور میں؟؟؟ مجھے جس کو نہیں مارنا تھا میں نے اس کو مار دیا،،،

www.novelsclubb.com

وہ تینوں غور سے اس کو سن رہے تھے،،،

اور دوسری چیز پتا ہے کیا؟؟؟

وہ تینوں پھر سے یک زبان بولے تھے "کیا؟؟

خیر وہ بعد میں بتاؤں گا" رائد ابھی بتانا نہیں چاہتا تھا وہ اب کچھ بھی کر لیتے رائد نے نہیں" بتانا تھا وہ صرف اتنا ہی بتاتا تھا جتنا وہ بتانا ضروری سمجھتا تھا،،،

--- خیر اب" رائد دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوا "

www.novelsclubb.com

تیمور تم میرے ساتھ DG-CT کے آفس چلو گے،،،،

م-میں ؟؟ تیمور گھبرا گیا "

یہاں تیمور تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے کیا؟؟؟ "

تیمور شرمندہ ہوا راید کی بات پہ "نو سر" اس کی گردن تک جھک گئی تھی،،،

مجھے دس بجے رپورٹ کرنا ہے ان کو!!! ہم نوا کیس پر نکلیں گے" راید کے ہاتھ میں اس وقت گھڑی نہیں تھی اس لیئے وہ اوپر لگے وال کلاک کو دیکھتے ہوئے بولا،،،،

اوکے سر" اسے پہلے راید اپنا روایتی جملہ ادا کرتا اسے پہلے بادام اور دانیال نے تیمور کو " چڑانے کے لیئے راید کا جملہ کہا" یاد رہے تیمور ایک سیکنڈ بھی لیٹ برداشت نہیں کروں "۔اس بات پر راید کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی جو یقیناً کوئی بھی نہیں دیکھ سکا تھا اس نے پانچ سیکنڈ کے اندر اس مسکراہٹ کو دبا دیا تھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا،،،،

www.novelsclubb.com

****

---وقت رات کے دس بج کر بارہ منٹ

تیموراس وقت اس شیشے کے مثلث کمرے کے باہر موجود تھا وہ ان تینوں کی شکلیں دیکھ سکتا تھا ان کے حرکت کرتے جسم دیکھ سکتا تھا لیکن انہیں سن نہیں سکتا تھا!!!!اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس لیئے وہ بیزار ہو کے جمائیاں لیئے جا رہا تھا تیمور اچھے قد اچھے نقوش مناسب جسامت کا مالک تھا اس کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ روز جم میں کئی گھنٹے گزارتا ہے،،،

گہری بھوری آنکھیں ڈارک بھورے بال جو گھنگریالے تھے،،،،وہ نہ سانولا تھا نہ گوراچٹا تھااس کی رنگت بہترین تھی ہر لحاظ سے وہ بہترین تھا،،اسوقت ہلکی داڑھی اس کے چہرے کومزید پر کشش بنا رہی تھی،،،،

اندر موجود راید جو جینز پے بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس تھااس کی گہری نیلی آنکھوں میں اطمینان ہی اطمینان تھا،،،

www.novelsclubb.com

براجمان تھے،،میز کی دوسری (DG-CT) سر براہی کرسی پے ڈی.جی-سی ٹی

(جانب مہمانوں کے لیئے رکھی گئی دو کرسیوں میں سے ایک پر اندرونی ونگ

اور دوسری پر راید بیٹھا تھا،،، (internal wing

پہلی بات تو میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے،،،دوسری بات مجھے اس غلطی سے "
" ایک بات معلوم ہوئی ہے

کیا بات ؟انٹرنل ونگ نے سوال کیا،،

یہی کہ دشمن ہمارے حدود میں داخل ہو گیا ہے اور اس کا مقصد کچھ بڑا ہے"۔کیا "
اطمینان تھا اس کے چہرے پر وہ بھی جانتا تھا یہ بات،،،

www.novelsclubb.com

کی مٹھیاں تک بھینچ گئی"راید میں پھر سے کہہ رہا ہوں اپنی DG-CT اس بات پر
" کرسی سنبھالو

پہلے آپ میری بات سنیں "رایدنے ان کی بات جیسے ان سنی کر دی "

لیکن ہماری افواج اتنی کمزور نہیں کہ دشمن کو اپنے ملک میں اتنی آسانی سے داخل "
ہونے دیں "اب کہ اندرونی ونگ بولا تھا

---اوں ہوں---میں مانتا ہوں افواج مظبوط ہیں لیکن "

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی بات درمیان میں چھوڑ دی! وہ جانتا تھا وہ کتنی بڑی بات کرنے جارہا ہے،،،،

اس کو بات درمیان میں چھوڑتے دیکھ کر بولا DG-CT " کہو میں سن رہا ہوں "

"،،،،

افسر ایک جھٹکے سے اپنی کرسی سے اٹھا DG-CT یہاں کوئی غدار ہے"اب کی بار " تھا "

" رایددددشاہ!!! میں پھر کہہ رہا ہوں اپنی کرسی سنبھالو "

افسر نے چبا چبا کے اپنے الفاظ ادا کیئے تھے،،،

www.novelsclubb.com

جبکہ انٹرنل ونگ خاموش تھا،،،،اور ایکسٹرنل ونگ کی یہاں ان کو ضرورت نہیں تھی،،،

کیوں ضرورت نہیں تھی؟ یہ چیز صرف وہ تینوں جانتے تھے،،، "

سر میں اپنی کرسی ہی سنبھال رہا ہوں "اب رائد نے اپنے الفاظ دھیمے لہجے میں ادا کیئے "

تھے،،،،

میں پھر سے کہہ رہا ہوں یہاں کوئی غدار ہے ورنہ ایسے کسی ملک میں دشمن اتنی آسانی "

" سے داخل نہیں ہو سکتا یہ بات آپ دونوں بھی اچھی طرح جانتے ہیں

وہ دونوں افسران اس کی بات پے خاموش رہے

اور دوسری بات !!!(رائد نے اپنی دو انگلیاں اٹھائیں) بات اب صرف چھوٹے موٹے "

دہشتگردوں یا پھر چھوٹے موٹے جاسوسوں کی نہیں ہے دشمن ہمارے ملک میں داخل ہو

گیا ہے اور اس کا اڈا یہیں ہے اور یہ سب کسی غدار کی مدد سے ہوا ہے،،،اب یہ لوگ باہر

سے اپنے بندے منگوا کے پاکستان میں داخل کر رہے ہیں،،،

www.novelsclubb.com

کو غصہ آرہا تھا وہیں انٹرنل ونگ چیزوں کو سمجھنے کو کوشش کر رہا تھا DG-CT جہاں

''''

" ہمارا دفاع بہت مظبوط ہے شاہ صاحب!!! ہمارے افسر بہت سمجھدار ہیں "

ہاہہہہ "رائد نے آنکھیں موند کے گہری سانس لی" معاف کیجیے گا سر،،، مگر یہاں کے " افسران کو صرف اور صرف اپنی کرسیوں سے مطلب ہے اپنا فایدہ دیکھتے ہیں،،، یہاں کے افسران فوجی بزنس مین بن گئے ہیں اور ایک بزنس مین صرف اپنا نفع و نقصان دیکھتا ہے ،،،یہ لوگ جنگ نہیں کر سکتے دشمن کو للکار نہیں سکتے،،اس سب میں خون کس کا بہہ رہا ہے؟؟ نچلے طبقے کے فوجیوں کا جو مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں ہر روز جنازے غریب ماؤں کے بیٹوں کے نکلتے ہیں،، غریب ماؤں کے بیٹے خون میں رنگے جا رہے ہیں " غریب ماؤں سے اپنے لخت جگر چھینے جا رہے ہیں

رائد کی بات پے ان دونوں کو چپ لگ گئی تھی کیونکہ وہ سو فیصد درست کہہ رہا تھا،،

"ٹھیک ہے میں جانچ پڑتال کرتا ہوں اور اس کے بعد ہی ڈائیریکٹر جنرل کو رپورٹ کروں گا"

رایدنے اثبات میں سر ہلایا،،

"امید ہے آپ لوگ دماغ سے کام لیں گے اب یہ نہیں سوچنا کہ ہمارا دفاع مظبوط ہے تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا،، ہم طاقت میں چاہے جتنے بھی مظبوط کیوں نہ ہوں لیکن ہمارا دشمن (اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی اپنے سر پر رکھی تھی) یہاں سے مظبوط ہے تو یقیناً ہار ہماری ہی ہو گی،، ہمارے مظبوط دفاع کا کوئی فائدہ نہیں پھر،،،

اب اپنے لیپ ٹاپ کی DG-CTان دونوں افسران نے اس کی بات سمجھی تھی،، جانب متوجہ ہوئے تھے اور انٹرنل ونگ نے سامنے پڑی سوفٹ ڈرنک کی ٹن اٹھا کہ لبوں سے لگائی تھی،،

www.novelsclubb.com

رایداب اٹھ کھڑا ہوا تھا "میں چلتا ہوں اب،، اس نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کہ خدا حافظ کہا تھا اور اس کمرے سے باہر نکل آیا تھا

ان کی ملاقات اب پایۂ تکمیل تک پہنچی تھی،،،

:) دوسری قسط کا یہیں اختتام ہوتا ہے امید ہے آپ سب کو بہت اچھی لگی ہو گی

www.novelsclubb.com